جہالت کی وحشت گردی

تحریر: سہیل احمد لون

یورپ، امریکہ اور برطانیہ سمیت دیگر ترقی یافتہ ممالک میں پالتو کتے کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ جرمنی میں مقیم میرے ایک سردار دوست نے کہا کہ اگر میرا دوسرا جنم ہو تو میں کتا بن کر جرمنی میں پیدا ہونا چاہتا ہوں۔ مجھے بڑا تعجب ہوا تو اس میں مزید کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ممالک میں کتے کی بہت قدر ہے۔ بندہ جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو اسے اولڈ ہوم چھوڑ آتے ہیں مگر کتوں کے لیے آج تک اولڈ ہوم بنانے کی نوبت اس لیے نہیں آئی کہ کتوں کو تاحیات پروٹوکول کے ساتھ گھر میں بگ فیملی ممبر کی طرح ساتھ رکھا جاتا ہے۔ برطانیہ میں بھی کتوں کا خاص مقام ہے مگر گزشتہ چند برسوں میں کتوں کے کاٹنے کے کچھ واقعات رونما ہوئے تو عوامی ردعمل آیا جس کے بعد کتوں کے متعلق بھی قانون سازی کی گئی۔ حالیہ دہائی (2010-2019) میں برطانیہ میں اب تک اٹھائیس افراد کی موت کتے کے کاٹنے کی وجہ سے ہوئی۔ 17 اپریل 2010ء کو Crawley میں American Bulldog کے کاٹنے سے اٹھارہ ماہ کا ضمیر احمد جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ 23 دسمبر 2010ء میں Wallington, Sutton کی 52 برس کی Barbara Williams بھی Neapolitan Mastiff کے کاٹنے سے مر گئیں۔ 2012ء میں اسی طرح کے تین واقعات ہوئے جس میں کتے کے کاٹنے پر ہلاکتیں ہوئیں، 2013ء میں بھی تین افراد کتے کے کاٹنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے، 2014ء میں کتے کے کاٹنے سے مرنے والوں کی تعداد پانچ تھی، 2015ء میں دو افراد کتے کے کاٹنے سے زندگی کی بازی ہار گئے، 2016ء میں پانچ افراد کتے کے کاٹنے سے ہلاک ہوئے، 2017ء میں ایسے دو واقعات ہوئے جب کتے کے کاٹنے سے موت واقع ہوئی، 2018ء میں صرف ایک بندہ کتے کے کاٹنے سے ہلاک ہوا جبکہ 2019ء میں کتوں کے کاٹنے سے اب تک تیب افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے 13 مئی 2013ء کو Dog attack act 1991 میں ترامیم کی گئیں۔ نئے قوانین کے مطابق کتوں کی کچھ اقسام کو خطرناک قرار دیا گیا۔ ایسے خطرناک کتے رکھنے والوں کو مخصوص ٹریننگ کورس کرنے کا پابند کیا گیا، ایسے کتوں کے مالکان کو اس بات پر بھی پابند کیا گیا کہ وہ اپنے گھر کے اطراف پر ایسی (Fence) باڑ لگوائیں گے جس سے کتا گھر سے باہر نہ نکل سکے۔ جب کتا گھر سے باہر لایا جائے تو اس کے منہ پر مخصوص کور چڑھایا جائے اور کتے کے گلے میں رسی ڈال کر اسے ہر وقت اپنے ہاتھ میں رکھا جائے، کتے کو مائکرو چپ لگوائی جائے اور خصی (CASTRATED) بھی کروایا جائے۔ اس کے علاوہ قانون میں سزاؤں کے معاملے میں بھی سختی کی گئی۔ جرمانے کی حد 20 ہزار پاؤنڈ تک کر دی گئی، کتے کے کاٹنے کی صورت میں کسی انسان کی جان چلی جائے تو سزا کی حد 14 برس، زخمی کرنے پر سزا کی حد 5 برس تک اور اگر کتا کسی ایسے کتے پر حملہ آور ہو جائے جو کسی نابینا یا معذور کی مدد کرنے کی ڈیوٹی پر معمور ہو تو اس کی سزا کی حد 3 برس تک کر دی گئی۔ حیران کن طور پر قوانین میں ترامیم کرنے کے بعد کتوں کے حملوں میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی۔ اس نئے قانون کے نافذ

ہونے کے اگلے دن یعنی 14 مئی 2014ء کو ناٹنگم شائر میں کتے کے کاٹنے کا واقع پیش آیا۔ Laura Holmes جو ساتویں مہینے کی حاملہ تھی اپنی دوست ٹریسی ٹیلر سے ملنے اس کے گھر گئی۔ جب مادام ٹیلر کچن میں گئی تو اس کے کتے نے لاؤرا ہولمز پر حملہ کر دیا۔ حملے میں اس کا چہرہ سب سے زیادہ متاثر ہوا خاص طور پر اس کا نچلا ہونٹ، اس کے منہ پر ساٹھ ٹانکے لگے جس سے اس کی شکل ہی بگڑ گئی۔ عدالت میں مادام ٹیلر کے خلاف کیس چلا جس کا فیصلہ چند روز قبل ہوا۔ مادام ٹیلر کو 16 ہفتے کی جیل، ایک برس کے لیے معطل، کوئی بھی جانور رکھنے پر تا حیات پابندی کے علاوہ ایک ہزار پاؤنڈ ہرجانہ ادا کرنے کا حکم بھی دیا گیا۔ کتوں کے بارے میں نیا قانون بننے کے بعد مادام ٹیلر سب سے پہلے سزا پانے والی شخصیت بننے کا اعزاز اپنے نام کر گئیں۔ قانون بنائے ہی اس لیے جاتے ہیں کہ عوام کی جان و مال، عزت و ناموس کا تحفظ کیا جائے۔ وقت اور حالات کے ساتھ نئے قوانین بھی متعارف کروائے جاتے ہیں اور پرانے قوانین میں ترامیم بھی کی جاتیں ہیں۔

برطانیہ میں کتوں کے کاٹنے پر نسانی جان کے ضیاع کی وجہ سے قانون میں ترامیم کی گئیں جس کے مثبت نتائج سامنے آئے۔ کتا کسی کو کاٹ لے تو اس کے مالک کو سزا، جرمانہ اور ہرجانہ ہوتا ہے حالانکہ کتے نے مالک کے کہنے پر وہ فعل سرانجام نہیں کیا دیا ہوتا۔ گزشتہ دنوں وطن عزیز میں تواتر کے ساتھ کتے کے کاٹنے کی وجہ سے ہلاکتیں ہونے کے واقعات رونماء ہوئے، خصوصاً لاڑکانہ جہاں آج بھی بھٹو زندہ ہے مگر کتے کے کاٹنے کی ویکسی نیشن ''مر'' چکی ہے۔ پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں حالیہ برس اکتوبر میں کتوں کے کاٹنے کے 25 واقعات رپوٹ ہوئے جن میں سے 12 واقعات لیاقت آباد میں پیش آئے مگر تبدیلی سرکار سے لیکر سندھ سرکار تک کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ یہ واقعات تو پالتو اور کچھ فالتو کتوں کے کاٹنے کی وجہ سے پیش آئے مگر بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کر کے ہلاک کرنے کے واقعات بھی خطرناک حد تک تسلسل کے ساتھ بڑھ رہے ہیں، اسی طرح خصوصاً سندھ میں ''کاروکاری'' اور ''ونی'' کے واقعات بھی رکنے کا نام نہیں لیتے۔ حال ہی میں نو برس کی کم سن کلی کو کاروکاری کی بھینٹ چڑھایا گیا، اسے سنگسار کر کے ہلاک کرنے کے بعد اسکی قبر پر علامتی پھانسی کا نشان بھی بنایا گیا مگر سرکار خاموش رہی اور سوشل میڈیا پر جب خبر وائرل ہوئی تو سندھ سرکار نے اسے investigate کرنے کا ڈرامہ رچایا۔ برطانیہ کے نئے قانون کی وجہ سے مادام ٹیلر کو اس لیے جیل جانا پڑا کیونکہ اس کے کتے نے اس کی حاملہ سہیلی کو کاٹ کر شدید زخمی کر دیا تھا۔ کیا ہمارے بھی ایسا قانون بن سکتا ہے کہ کوئی کسی کی جان لینے کے لیے کسی کو اکسائے تو اس کو بلا امتیاز قرار واقع سزا دی جائے، چاہے وہ خودکش بمبار تیار کرنے والا دہشت گرد ہو یا انتشار پھیلانے والے مذہبی جنونی، جرگے میں بیٹھ کر ونی یا کاروکاری کرنے کا فیصلہ سنانے والا وڈیرا سائیں ہو یا کسی کو سنگسار کرنے کا حکم دینے والا کوئی وڈا خان، کیونکہ اگر کوئی شے سب سے افضل ہے تو وہ صرف انسان ہے کیونکہ اللہ نے انسان کو اُس کی بہترین صورت میں پیدا کیا۔ ہمارے ہاں تو کتے اتنے پالتو نہیں جتنے فالتو ہوتے ہیں تو کتوں کے کاٹنے پر ہلاکت کا پرچہ کس پر کٹے گا؟ کتے تو حیوان ہیں ہمارے ہاں تو آجکل درندہ صفت انسان بھی بکثرت پائے جاتے ہیں جن کو رشتوں کا تقدس بھی نہیں، ہسپتالوں میں پڑی مریض عورت، کسی مدرسے میں دینی تعلیم حاصل کرنے والا طفل، غرضیکہ گھر میں بیٹھی بچی بھی اب محفوظ نہیں انکو کتوں سے زیادہ انسان نما بھیڑیوں سے خطرہ ہے، بچے سے بدفعلی کر کے اسے ہلاک کرنا دراصل انسانیت کی توہین ہے۔ انسان اللہ کے فن کی معراج ہے سو اس کی توہین تخلیق کائنات کے خالق و مالک کی تخلیق کی توہین ہے۔ اب

آپ ہی بتائیں اس سے بڑا جرم کیا ہو سکتا ہے؟ اپنی نسل کو بچانے اور فعال بنانے کے لیے کتوں کے کاٹنے کی ویکسی نیشن کے ساتھ ساتھ جہالت کی وحشت گردی کے لیے بھی کوئی عملی قدم اٹھانا گزیر ہو چکا ہے۔

تحریر: سہیل احمد لون
سربٹن۔سرے
sohailloun@gmail.com

08-12-2019